خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر عبدالسمیع خان
فون 213029
CPL 61

جلد 48-83 نمبر 55 | بدھ 11۔ ذیقعدہ۔1418ھ 11۔امان 1377 ہش 11-مارچ 1998ء

نیکی کا ارادہ کریں

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کی یہ بات ہمیں بتائی کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور بدیاں دونوں لکھ لی ہیں۔ اور ہر ایک کو واضح کر دیا ہے۔ پس جو شخص نیکی کا ارادہ کرے لیکن اسے نہ کر سکے تو اسے پوری ایک نیکی کا ثواب ملتا ہے اور اگر وہ نیت کے بعد اس نیکی کو کر لے تو اللہ تعالیٰ دس سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ نیکیاں اس کے حساب میں لکھ دیتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص برائی کا ارادہ کرے لیکن اس کے ارتکاب سے باز رہے تو اللہ تعالیٰ اپنے حضور میں اس کی ایک پوری نیکی لکھ دیتا ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر یہ بدی کرے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی ایک بدی شمار ہوتی ہے۔

(مسلم)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب تک انسان موت کا احساس نہ کرے وہ نیکیوں کی طرف جھک نہیں سکتا۔ میں نے بتلایا ہے کہ گناہ غیراللہ کی محبت دل میں پیدا ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ دل پر غلبہ کر لیتا ہے۔ پس گناہ سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے کہ انسان موت کو یاد رکھے اور خدائے تعالیٰ کے عجائبات قدرت میں غور کرتا رہے کیونکہ اس سے محبت الٰہی اور ایمان بڑھتا ہے اور جب خدائے تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو جائے تو وہ گناہ کو خود جلا کر بھسم کر جاتی ہے۔

دوسرا ذریعہ گناہ سے بچنے کا احساس موت ہے۔ اگر انسان موت کو اپنے سامنے رکھے تو وہ ان بدکاریوں اور کوتاہ اندیشیوں سے باز آ جائے اور خدا تعالیٰ پر اسے ایک نیا ایمان حاصل ہو اور اپنے سابقہ گناہوں پر توبہ اور نادم ہونے کا موقعہ ملے۔ انسان عاجز کی ہستی کیا ہے؟ صرف ایک دم پر انحصار ہے۔ پھر کیوں وہ آخرت کا فکر نہیں کرتا اور موت سے نہیں ڈرتا اور نفسانی اور حیوانی جذبات کا مطیع اور غلام ہو کر عمر ضائع کر دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 34)

آفات سے بچنا ہے تو خدا کی پناہ میں آجائیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے تازہ خطبہ 6-مارچ 1998ء کا خلاصہ)

امام جماعت احمدیہ الرابع حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمایا ہے کہ دنیا بڑی تیزی سے خرابیوں میں مبتلا ہو رہی ہے اور خدا نے ہمیں اس بات کے لئے مقرر فرمایا ہے کہ ہم دنیا کی اصلاح کریں لیکن یہ کام اتنا اہم اور مشکل ہے کہ جب تک ہم خود خدا کی پناہ میں نہ آئیں اور عاجزانہ دعاؤں سے کام نہ لیں اس کا سرانجام پانا ممکن نہیں۔

آپ نے بیت الفضل لندن میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ملفوظات کی روشنی میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے صلح کا تقاضا یہ ہے کہ آدمی اپنے آرام پر بھائی کے آرام کو ترجیح دے۔

آپ نے فرمایا کہ شیطان وہیں ڈیرہ جماتا ہے جہاں اس کو قدم رکھنے کی جگہ مل جاتی ہے۔ تمام منشیات کا کاروبار اسی اصول پر چل رہا ہے کہ پہلے تھوڑا سا مزہ چکھاتے ہیں اور پھر عادی بنا دیتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ جب خدا کو مقدم رکھا جائے تو برکات کا نزول ہوتا ہے۔ اور تمام رکاوٹیں خدا دور کر دیتا ہے۔ لیکن اگر انسان ناکارہ پودوں کی طرح ہو جائے تو خدا اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں آپ نے فرمایا کہ حکمت اور معرفت کی باتیں نفسانی جوشوں سے ہرگز نہیں آسکتیں اس کے لئے انکساری کی ضرورت ہے۔ لطیف مزاح منع نہیں اور بزرگوں کا طریق ہے مگر تمسخر اور ہزل منع ہے۔ جو نفرتوں کے بیج بو دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے امام کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ooo

اعلان داخلہ برائے جماعت ششم

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کی کلاس ششم میں داخلہ کے لئے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 98-3-31 ہے۔ داخلہ ٹیسٹ اردو اور ریاضی کے مضامین میں ہوگا۔ ٹیسٹ پانچویں کلاس کی text Books میں سے لیا جائے گا۔ ٹیسٹ مورخہ 98-4-4 بوقت ساڑھے آٹھ بجے اور انٹرویو مورخہ 98-4-5 صبح نو بجے ہوگا۔

نوٹ۔ داخلہ فارم دفتری اوقات میں نصرت جہاں اکیڈمی کے آفس سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

بدھ 11-مارچ 1998ء

- 10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
- 1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔ از سید طاہر احمد شاہ۔
- 3-00 اردو کلاس۔
- 8-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔

جمعرات 12-مارچ 1998ء

- 10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت صاحب۔
- 3-00 اردو کلاس۔
- 4-00 کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
- 8-00 ہومیوپیتھی کلاس۔

داخلہ مدرسہ حفظ

○ مدرسۃ الحفظ میں داخلہ کے لئے انٹرویو 25 مارچ بروز بدھ بوقت 8 بجے صبح جامعہ احمدیہ ربوہ میں ہوگا۔ داخلہ کی شرائط حسب ذیل ہیں۔

1 عمر 12 سال سے زائد نہ ہو (10 سال ہو تو ترجیح دی جائے گی)

2 پرائمری پاس ہو۔ کمزور صحت اور کمزور نظر کے طلباء داخلہ کے لئے نہ بھیجیں۔

3 کلام الٰہی ناظرہ مکمل پڑھا ہو۔ اور حافظہ اچھا ہو۔

4 درخواست پریذیڈنٹ یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ طالب علم کے والد اور والدہ کی طرف سے نگران مدرسۃ الحفظ جامعہ احمدیہ ربوہ کے نام آنی چاہئے۔

5 درخواست پر والد / سرپرست اور والدہ کے دستخط یا نشان انگوٹھا ضروری ہے۔

6 انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں داخلہ کے وقت پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی ہمراہ لانا ضروری ہے۔ کامیاب طلباء کا دوسرے روز وکالت دیوان میں انٹرویو ہوگا اور پھر طبی معائنہ ہوگا۔

7 نئی کلاس کا اجراء مورخہ 16۔اپریل بروز جمعرات ہوگا۔

(نگران مدرسۃ الحفظ)

خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

11 امان 1377 ہش — 11 مارچ 1998ء

وحدت کی نعمت

آج دنیا میں بیسیوں مذاہب، مسالک اور مکاتبِ فکر موجود ہیں مگر وحدت کی جو نعمت آج ہمیں عطا ہوئی ہے اس کی کوئی نظیر اور مثال نہیں ملتی۔ تمام دنیا کے احمدی ایک ہاتھ پر اکٹھے ہیں۔ ایک آواز پر اٹھتے اور بیٹھتے ہیں۔ ایک صدا پر چلتے اور ٹھہرتے ہیں۔ دنیا کے دور دراز علاقوں میں کسی جماعت پر کوئی مشکل آجائے تو مرکزِ امامت کی طرف سے اطلاع ملتے ہی ساری جماعت بے چین اور بے قرار ہو جاتی ہے اور دعاؤں میں لگ جاتی ہے اور جو کچھ بن پڑے کر گزرتی ہے۔ اور اگر متمدن آبادیوں سے دور بھی کسی جماعت کو خوشی نصیب ہو تو سب جماعتیں مل کر وہ سکھ بانٹتی اور مسرتوں میں شریک ہوتی ہیں۔

یہ وہ نعمت ہے جس کے لئے آج کی دنیا تڑپ رہی ہے مگر ہر طرف خود غرضی اور نفسانیت کا دور دورہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ انعام ہمیں عطا فرمایا ہے۔ اس انعام کی، اس تحفے کی قدر کی ضرورت ہے تا اس آسمانی درخت کا سایہ اور زیادہ بڑھے اور زیادہ پھیلے اور تمام دنیا پر چھا جائے۔

اس نعمت کی قدر کا سب سے اہم اور اچھا طریق یہ ہے کہ ان تمام راہوں سے گریز کیا جائے جو کسی بھی طرح اس زنجیر کی کڑیوں میں کوئی کمزوری اور خلل ڈالتی ہوں اور ہر وہ سلسلہ اختیار کیا جائے جو باہمی محبت، اتفاق اور اتحاد کو دوبالا کرے۔

اگر ہم یہ شکر کریں گے اور عملی طور پر اس کا اظہار کریں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق اس لطف کو اور بھی ارزاں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس شکر کی توفیق عطا فرمائے۔

امامت کی برکت

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں۔

عرصہ کی بات ہے کہ میں کسی کام کے لئے گھر سے نکلا۔ بازار میں مجھے دفتر کا آدمی ملا۔ اور اس نے بتایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے آپ کو قصر امامت میں یاد فرمایا ہے۔ میں سیدھا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں پہنچا اور اپنے حاضر ہونے کی اطلاع حضرت صاحب کی خدمت میں بھجوائی۔ اتفاق سے اس وقت میرے پاس کوئی رقم نہ تھی۔ میرے دل میں حضرت صاحب کی خدمت میں خالی ہاتھ جانے سے انقباض محسوس ہوا۔ چنانچہ میں نے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے ایک کارکن سے مبلغ دس روپے بطور قرض لئے اور عند الملاقات حضرت صاحب کی خدمت میں یہ حقیر رقم پیش کر دی جو حضرت صاحب نے از راہ نوازش کریمانہ قبول فرمالی۔

جب میں ملاقات سے فارغ ہو کر نیچے دفتر میں آیا تو اتفاق سے ایک معزز احمدی وہاں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا میں نے آپ کے گھر ملاقات کے لئے جانا تھا۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ یہیں پر ملاقات ہو گئی۔ اور ایک بند لفافہ میرے ہاتھ میں دیا جس میں مبلغ یکصد روپیہ کے نوٹ تھے۔

یہ رقم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے بابرکت وجود کا نشان تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی بے شمار رحمتیں اور فضل تا ابد فرماتا رہے۔ آمین۔

(حیات قدسی حصہ چہارم صفحہ 175، 177)

ایک "ساعت" کا انتظار کریں

راہِ جاناں میں جاں نثار کریں
اور دِل بھی فدائے یار کریں
زندگی اس جہاں کی فانی ہے
اس پہ ہرگز نہ اعتبار کریں
اپنے ماحول پر نظر رکھیں
اور حالات سازگار کریں
جان جوکھوں میں ڈال کر اپنی
ابتلاؤں سے بھی تو پیار کریں
آزمائش کی چند گھڑیوں میں
اپنا ایمان استوار کریں
ہم مصائب میں اور شدائد میں
کچھ نہ اظہارِ اضطرار کریں
اس قدر ہو دعاؤں میں "رقّت"
اپنی آنکھوں کو اشکبار کریں
اپنے احسان سے مروّت سے
ہر معاند کو شرمسار کریں
بات اپنی کوئی سنے نہ سنے
ہر طرف "حق" کو آشکار کریں
"احمدیت" خدا کی نعمت ہے
شکرِ نعمت ہزار بار کریں
"بغتۃً" بھی رہے نگاہوں میں
اور توکّل بھی اختیار کریں
جلد آئے گی شاد فتح مبیں
ایک ساعت کا انتظار کریں

محمد ابراہیم شاد

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا

مجلۃ الجامعہ

یادِ محمود

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس عاجز کو یہ سعادت نصیب کی کہ آغاز جوانی سے حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں رہنے کا موقعہ ملا۔ آپ ابھی امام نہیں ہوئے تھے۔ غالباً 1913ء میں شملہ میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے پاس گرمیوں میں تشریف لے گئے۔ میں اس وقت وہاں سکول میں پڑھتا تھا شملہ کی جماعت کے ساتھ حضرت صاحب کی فوٹو لی گئی۔ اس میں یہ عاجز بھی حضرت صاحب کے قدموں میں بیٹھا ہے۔ یہ فوٹو چھپی ہوئی ہے۔ اس وقت میری عمر 13 سال تھی۔ انہی دنوں میں میرے بھائی مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے جو شملہ کے ایک ممتاز ممبر تھے حضرت صاحب کو دعوت پر بھی بلایا۔ حضرت صاحب کی شخصیت کا مجھ پر گہرا اثر ہوا۔

1917ء میں مجھے لاہور کالج میں بھیجا گیا۔ میرے والد صاحب محترم 1903ء میں فوت ہو چکے تھے ان کے بعد میں بھائی عبدالرحمٰن صاحب کے پاس ہی رہتا تھا جو میرا بے حد خیال رکھتے تھے۔ بدقسمتی سے 1914ء میں بھائی صاحب غیر مبائعین میں شامل ہو گئے۔ لاہور بھیجتے وقت انہوں نے مجھے مولوی صدر دین صاحب کے پاس رہائش کے لئے بھیجا۔ غالباً ایک ماہ یا کم و بیش عرصہ گذرا ہو گا کہ میں ٹانگہ پر کہیں جا رہا تھا کہ دیال سنگھ کالج کے نزدیک ایک چھوٹی سی کوٹھی پر احمدیہ ہوسٹل لکھا دیکھا۔ میں اندر گیا۔ چند ایک لڑکے جو نظر آئے سب داڑھیاں رکھے ہوئے تھے اور ان کے چہروں سے نیکی ٹپکتی تھی۔ میں نے اپنا سامان وہیں منگوا لیا اور احمدیہ ہوسٹل میں داخل ہو گیا۔ وہاں ایک پاکیزہ ماحول تھا جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طور سے میسر آیا۔

گرمیوں کی تعطیلات میں شملہ گیا تو بھائی صاحب سے کھلم کھلا اختلاف ہو گیا۔ بحث مباحثہ ہوتا رہا۔ میں نے اختلافی مسائل کی ایک کاپی بنائی ہوئی تھی۔ آخر بھائی صاحب مجھ سے مایوس ہو گئے۔ انہوں نے مجھ پر دباؤ ڈالنا چاہا۔ لیکن میں نے اسے قبول نہ کیا وہ بہت شریف طبیعت کے تھے۔ پھر اپنی وفات تک جو 1952ء میں ہوئی تعلقات میں کبھی تلخی پیدا نہ کی۔ حضرت امام جماعت الثانی ازراہ شفقت ایک لمبا عرصہ بھائی صاحب کا حال مجھ سے دریافت فرماتے رہے۔

بھائی صاحب سے اختلاف کے بعد حضرت صاحب نے خیال فرمایا کہ شائد مجھے تکلیف نہ ہو اور اتنے ہی وظیفہ کی پیش کش فرمائی جو مجھے خرچ گھر سے ملتا تھا۔ حضرت صاحب کا خط نہایت شفقت کا تھا۔ میں نے عرض کر دیا کہ مجھے وظیفہ کی ضرورت نہیں۔ لیکن مجھے یہ احساس ہو گیا کہ میرے لئے اپنے حقیقی بھائی سے بہت زیادہ شفقت رکھنے والا انسان موجود ہے۔

1921ء میں میں نے بی۔اے کیا اور شملہ میں ملازم ہو گیا۔ پھر ملازمت چھوڑ کر لاء کالج میں داخل ہو گیا۔ لیکن پڑھائی کی طرف توجہ کم تھی اور دینیات کی طرف زیادہ۔ پہلے سال تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کے باوجود کامیاب فرما دیا۔ لیکن دوسرے سال میں رہ گیا۔ جس پر دوبارہ شملہ میں ملازمت کر لی۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ میں تھا جو سردیوں میں دہلی چلا جاتا تھا۔ دہلی جا کر میرا یہ حال تھا کہ حضرت صاحب اور قادیان سے دوری برداشت نہ کر سکتا تھا اور بسا اوقات آنسو رواں ہو جاتے تھے۔ اس وجہ سے استعفیٰ دے کر قادیان چلا گیا۔ یہ 1925ء کی بات ہے۔ وہاں جا کر احمدیہ سکول میں انگریزی ٹیچر ہو گیا۔ اور چند ماہ پڑھاتا رہا۔ حضرت صاحب بار بار فرماتے کہ ایل۔ایل۔بی کے امتحان کے لئے داخلہ بھیج دو لیکن میں ٹال مٹول کرتا رہا۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ ایل۔ایل۔بی کر لینے کے بعد مجھے قادیان سے باہر جانے کا حکم ہو جائے۔ ایک مرتبہ حضرت صاحب سفر سے واپس تشریف لائے راستے میں ملتے ہی مجھ سے دریافت فرمایا کہ داخلہ بھیج دیا ہے یا نہیں۔ میں نے عرض کیا ابھی نہیں۔ فرمایا کہ فوراً بھیج دو۔ چنانچہ میں نے داخلہ بھیج دیا اور اسی سال امتحان میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کامیاب فرما دیا۔ لیکن پھر وہی ہوا جس کا مجھے ڈر تھا یعنی حضرت صاحب نے حکم فرمایا کہ میں فوراً گورداسپور میں پریکٹس شروع کر دوں۔

میں نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو حضرت صاحب کا حکم بتایا۔ انہی دنوں میں حضرت مفتی صاحب نے رویاء میں دیکھا کہ یہ عاجز گورداسپور میں وہاں کے ڈپٹی کمشنر کے ساتھ ایک چارپائی پر بیٹھا ہے اور اس سے نہایت بے تکلفی سے باتیں کر رہا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ وہ حضرت صاحب کی بات سننا چاہتا ہے جس پر یوں معلوم ہوا کہ حضرت صاحب وہاں تشریف لے آئے ہیں اور اسے کلام الٰہی پڑھ کر سناتے ہیں۔ میں نے یہ خواب حضرت صاحب کی خدمت میں لکھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیوی عزت دے گا اور آپ کی وجہ سے حکام کو سلسلہ کی طرف متوجہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس تعبیر کو درست ثابت کیا۔ یہ سب حضرت صاحب کی توجہ اور دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ حضرت صاحب کے حکم کے مطابق میں نے 2 جنوری 1926ء کو گورداسپور میں پریکٹس شروع کر دی اور تقسیم ملک تک وہیں رہا۔

میرا معمول یہ تھا کہ میں ہفتہ کی شام کو سائیکل پر قادیان چلا جاتا اور پیر کی صبح کو واپس گورداسپور جاتا۔ اس زمانہ میں ابھی بٹالہ سے قادیان گاڑی نہ جاتی تھی۔ اور بس بھی ایک آدھ ہی تھی۔ سائیکل پر ایک طرف کا سفر 18 میل کا تھا جس میں سے تین میل کچا راستہ تھا باقی نہر کی پٹڑی اور پختہ سڑک تھی مجھے عموماً اڑھائی گھنٹے لگتے تھے۔ گاڑی چلنے کے بعد عموماً بٹالہ کے راستے گاڑی پر جاتا۔ سارے سال میں شائد ہی کوئی ہفتہ ہوتا جب قادیان جانے میں ناغہ ہوتا ہفتہ کی شام سے ہی حضرت صاحب کی صحبت نصیب ہونی شروع ہو جاتی۔ اور بزرگوں کی خدمت میں بھی حاضر ہوتا۔ حضرت صاحب کی کشش میرے لئے ایسی تھی کہ میں اسے بیان نہیں کر سکتا۔ یہ کشش 1917ء سے ہی پیدا ہو چکی تھی۔ اور ہمیشہ بڑھتی ہی رہی یہ کشش اس حسن و احسان کا نتیجہ تھی جس میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کا نظیر بنایا ہے۔

1928ء کے شروع میں حضرت امام الثانی نے درس کا اعلان فرمایا جو پورا ایک ماہ رہنا تھا۔ پہلے یہ درس حضرت صاحب نے جولائی میں رکھا۔ میرے لکھنے پر کہ میں نے لازماً اس میں شامل ہونا ہے لیکن ہمیں تعطیلات ستمبر میں ہوتی ہیں اس لئے میں جولائی اور ستمبر دو ماہ قادیان میں رہونگا۔ حضرت صاحب نے اسے ستمبر میں رکھ دیا۔ پھر ہائی کورٹ سے اطلاع آئی کہ اس مرتبہ گرمیوں کی تعطیلات 8 اگست سے ہوں گی۔ میں نے پھر حضرت صاحب کی خدمت میں لکھا کہ خدا تعالیٰ کا منشاء یہی معلوم ہوتا ہے کہ دو ماہ میں حضرت صاحب کے پاس رہوں تو حضرت صاحب نے اپنے اعلان کو پھر بدل دیا اور 8 اگست سے ہی شروع کرنے کا اعلان فرمایا۔ چنانچہ یہ عاجز سہولت سے اس میں شامل ہوا۔ اور سارا مہینہ قادیان میں رہا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب خدام کی سہولت کا کتنا خیال رکھتے تھے۔ یہ سب اعلانات اس وقت کے الفضل میں موجود ہیں۔

1929ء میں حضرت صاحب کشمیر تشریف لے گئے اور سرینگر میں ایک ہاؤس بوٹ میں رہائش رکھی میں بھی چھٹیوں میں وہیں چلا گیا تاکہ حضرت صاحب کی صحبت سے فیضیاب ہو سکوں۔ میں حضرت خلیفہ نور دین صاحب جمونی کے مکان پر ٹھہرا۔ حضرت صاحب کو ملنے گیا تو اس وقت حضرت صاحب کسی اور کام میں مصروفیت کی بناء پر میری طرف توجہ نہ فرما سکے۔ میرے لئے یہ بات عجیب تھی کہ میں اتنی دور سے حضرت صاحب کی خاطر آیا ہوں اور حضرت صاحب نے توجہ بھی نہ فرمائی۔ چنانچہ میں اگلے دن حاضر خدمت نہ ہوا۔ تیسرے روز آیا تو حضرت صاحب کے بیٹھنے والے کمرہ کے ساتھ دوسرے کمرہ میں جہاں حضرت صاحب کا عملہ تھا دوستوں سے باتوں میں مصروف ہو گیا۔ حضرت صاحب نے میری آواز سن لی اور اونچے فرمایا "مرزا صاحب ادھر آئیں تو۔ آپ دو دن آئے کیوں نہیں"۔ اس عاجز کا سارا افسوس جاتا رہا اور خوشی سے بھر گیا۔ خدام کی یہ کیسی دلجوئی ہے۔ انہیں دنوں حضرت صاحب نے ایک روز مجھے اور خلیفہ نور دین صاحب کو کھانے کے لئے بلایا۔ حضرت صاحب اور خلیفہ نور دین صاحب اور میں تینوں ہی تھے۔ حضرت صاحب ایک چھوٹے سے قالین پر تشریف فرما تھے۔ مجھے اور خلیفہ صاحب کو فرمانے لگے۔ یہیں اوپر آ جائیں۔ خلیفہ صاحب کی طبیعت میں مزاح تھا۔ فرمانے لگے "حضرت صاحب ایک مسند پر دو خلیفے اچھے نہیں لگتے" حضرت صاحب اس پر بہت ہنسے۔

میرا معمول تھا کہ ایک بستر پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں بندھا ہوا رکھ چھوڑتا تھا کہ اگر حضرت صاحب کسی سفر پر تشریف لے جائیں تو وہ بستر بھی ساتھ چلا جایا کرے۔ اس طرح میں بآسانی سفر میں حضرت صاحب کو مل جاتا۔ مجھے سفر کی اطلاع بھی دے دی جاتی۔ ایک دفعہ مجھے اطلاع ملی کہ حضرت صاحب دو چار دن کے لئے مالیر کوٹلہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں بذریعہ خط یا تار راستہ میں مل جانے کی اجازت چاہی۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہم بیاس ریلوے سٹیشن پر آپ کا فلاں وقت انتظار کریں گے۔ اور وہاں سے آپ کو کار میں ساتھ لے جائیں گے۔ میں گورداسپور سے دیر سے چل سکا۔ اور بیاس مغرب کے بعد پہنچا جو مقررہ وقت سے کئی گھنٹے بعد تھا حضرت صاحب نے صرف اتنا فرمایا کہ ہم نے اتنے گھنٹے آپ کا انتظار کیا ہے۔ پھر عشاء کے وقت اس عاجز کو اپنی کار میں ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ مجھ پر کسی ناراضگی کا اظہار نہ فرمایا حالانکہ حضرت صاحب کا بہت سا وقت اس روز ضائع کیا۔ قریباً ساری رات ہم چلتے رہے اور حضرت صاحب کی باتوں سے مستفیض ہوتے رہے۔

اسی سفر میں واپسی پر حضرت درد صاحب نے میرے لئے گاڑی پر آنا مقرر کیا۔ میں حضرت صاحب سے اجازت لے کر سٹیشن پر جانے لگا تو حضرت صاحب نے مجھے واپس بلوا کر پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا درد صاحب کے فرمانے کے مطابق گاڑی کے ذریعے واپس جا رہا ہوں۔ حضرت صاحب فرمائے لگے نہیں آپ میرے ساتھ ہی کار پر چلیں۔ چنانچہ میں حضرت صاحب کے ساتھ کار پر لدھیانہ تک آیا۔ راستے میں ہرنوں کی ایک قطار جاتی ہوئی نظر آئی۔ حضرت صاحب نے مجھے اور صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کو جو اسی کار میں تھے بندوقیں دیں کہ ہرن مار کر لاؤ۔ کار ایک طرف کھڑی کر دی۔ ہم ہرنوں کے پیچھے گئے۔ اور فائر کئے لیکن کوئی ہرن نہ مر سکا۔ قریباً آدھ گھنٹہ اس میں خرچ ہو گیا۔ جب ہم دونوں حضرت صاحب کے قریب پہنچے تو مجھے مخاطب ہو کر ہنس کر فرمایا۔ "مرزا جی سلام۔ ہرن گھر جا کر مر جائے گا" ہم دونوں بہت شرمندہ ہوئے۔ اس بات پر ہم سے مذاق ہوتا رہا۔

لدھیانہ سے اس عاجز نے گاڑی پر سیدھا گورداسپور جانا تھا۔ حضرت صاحب نے حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کو اندر بھیج کر گاڑی کے وقت کا پتہ منگوایا اور میرے لئے ٹکٹ منگوایا۔ اور وہیں تشریف فرما رہے۔ یہاں تک کہ گاڑی چلنے میں پانچ سات منٹ رہ گئے۔ تب حضرت صاحب نے مجھے فرمایا۔ اب آپ گاڑی پر سوار ہو جائیں اور ہم قادیان جاتے

ایک اچھی بات

یہ حقیقت ہے کہ جب خدا تعالیٰ پر کسی امر میں بھروسہ کیا جائے تو وہ ضرور مدد کرتا ہے اور اس کی مدد حاصل کرنے کے لئے لازم ہے کہ ہم اپنی سی کوشش کرتے ہوئے اس پر بھروسہ رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ حضرت صاحب کے اس لطف و کرم کی یاد میری آنکھوں میں آنسو لے آتی ہے۔

ایک دفعہ حضرت صاحب پٹھانکوٹ سے پانچ سات میل کے فاصلہ پر ڈھانگو تشریف لے گئے۔ دامن کوہ میں حضرت صاحب نے کیمپ لگایا۔ بہت اچھی جگہ تھی۔ حضرت صاحب دو تین ہفتے وہاں رہے۔ میں روزانہ کچہری سے فارغ ہو کر بس پر پٹھانکوٹ چلا جاتا۔ وہاں ایک سائیکل رکھ چھوڑا۔ اس پر ڈھانگو چلا جاتا۔ رات حضرت صاحب کے پاس رہتا اور صبح گورداسپور واپس آجاتا۔ اتوار کا سارا دن مل جاتا۔ اکثر دفعہ گھنٹوں حضرت صاحب کی پر معارف باتیں سننے کا موقعہ مل جاتا۔

ڈھانگو سے واپس آکر حضرت صاحب پھیروچیچی دریا کے کنارے پر تشریف لے گئے۔ وہاں حضرت صاحب کی زمین بھی تھی میں بھی ہفتہ کی شام کو وہاں پہنچ گیا۔ حضرت صاحب نے سرسوں کے ساگ کی تعریف فرمائی جو کسی نے ڈھانگو سے آتے ہوئے حضرت صاحب کو راستے میں کھلایا تھا۔ میں جب گورداسپور واپس گیا تو اپنا آدمی بھیج کر وہیں سے ساگ پکوا کر منگوایا جہاں حضرت صاحب کھا کر آئے تھے۔ اگلے ہفتے وہ ساگ اور چند سیر کھانڈ جس کی ان دنوں ضرورت تھی ایک گھوڑے پر لدوا کر پھیروچیچی بھیجی اور خود بھی پہنچا۔ حضرت صاحب بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے آپ نے اس ساگ والے کا پتہ کیسے لے لیا۔

پھیروچیچی میں ہی ایک روز حضرت صاحب کشتی پر دریا کی سیر کے لئے گئے۔ کشتی میں گنجائش کم تھی حضرت امام جماعت الثالث بھی گئے ہوئے تھے حضرت صاحب نے انہیں ساتھ بٹھالیا۔ میں پیچھے رہ گیا۔ واپس گورداسپور جا کر میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں لکھا کہ آخر بیٹا بیٹا ہی ہوتا ہے۔ میری یہ بات فضول تھی۔ لیکن اگلی اتوار ہی قادیان گیا تو حضرت صاحب فرمانے لگے آج آپ کو چھٹی ہے میرے ساتھ شکار کو چلیں۔ چنانچہ میں سارا دن حضرت صاحب کی معیت میں رہا گویا پھیروچیچی والی بات کی تلافی تھی۔

ایک دفعہ میں ڈلہوزی گیا ہوا تھا۔ وہاں حضرت صاحب کے آنے کی اطلاع ملی۔ میں استقبال کے لئے موٹروں کے اڈا پر گیا۔ حضرت صاحب نے ملتے ہی دریافت فرمایا آپ کب یہاں آئے تھے۔ میں نے بتایا تو فرمایا سنا ہے ہمیں جو کوٹھی ملی ہے اچھی بڑی ہے۔ آپ بھی ہمارے ساتھ ہی آجائیں۔ چنانچہ میں اسی روز حضرت صاحب کے پاس پہنچ گیا۔ دو ہفتہ کے قریب وہاں رہا حضرت صاحب ازراہ لطف دونوں وقت کا کھانا بھی ہمارے ساتھ کھاتے اور ناشتہ وغیرہ بھی ساتھ کرتے۔ سارا دن حضرت صاحب کی باتیں سننے کا موقعہ ملتا رہا۔ سیر کے لئے بھی ہم لوگ ساتھ جاتے ایک روز سیر کے لئے ڈیان کنڈ پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ وہاں کا نظارہ بہت پسند آیا۔ اسی وقت پنسل کاغذ لے کر کچھ اشعار لکھے جن میں دین کے متعلق درد کا اظہار تھا۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سے وہ اشعار پڑھوائے گئے۔

ایک مرتبہ حضرت صاحب دھرم سالہ تشریف لے گئے۔ مجھے ایک احمدی دوست ایک غیر احمدی کی سفارش کے لئے حضرت صاحب کے پاس لے گئے۔ دھرم سالہ میں وہ کوٹھی تھی۔ ساتھ کچھ کوارٹر تھے جن میں حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور حضرت درد صاحب ٹھہرے ہوئے تھے۔ میں بھی وہیں ٹھہرا۔ کچھ سفر کی کوفت اور کچھ قیام کی جگہ کا زیادہ موزوں نہ ہونا۔ حضرت صاحب کے ساتھ باتوں کے وقت اس کا اثر تھا۔ میں واپس گورداسپور آیا تو حضرت صاحب کا خط آیا کہ اس دفعہ آپ کے چہرے پر افسردگی بہت تھی میں نے دونوں وجہیں لکھدیں۔ اگلی دفعہ میں دھرم سالہ گیا تو حضرت صاحب نے کوٹھی میں میرے لئے ایک کمرہ خالی کروا دیا اور مغرب کے بعد میرے کمرہ میں تشریف لا کر باتیں کرتے رہے۔

مہمان نوازی کا حضرت صاحب خاص خیال رکھتے۔ سفروں میں جہاں بھی حضرت صاحب کے ساتھ جاتا کھانا عموماً اپنے ساتھ کھلاتے اور دودھ اور چائے وغیرہ کا اہتمام فرماتے۔ ایک سفر میں نوکر نے کچھ غفلت کی اور میرے لئے کھانا ذرا دیر سے لایا تو حضرت صاحب اس پر خفا ہوتے رہے۔ مجھے حضرت صاحب کی آواز سنائی دیتی تھی۔

ایک دفعہ حضرت صاحب نے مجھے ڈلہوزی سے ٹیلیفون پر پوچھا کہ میرا چھٹیوں میں کیا پروگرام ہے۔ اس وقت ستمبر کی تعطیلات شروع ہو چکی تھیں لیکن میں ابھی گورداسپور میں ہی تھا اور باہر نہ گیا تھا میں نے عرض کیا کہ میں سامان وغیرہ تیار کر چکا ہوں اور آج شملہ جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ فرمانے لگے شملہ اور ڈلہوزی میں تو کوئی فرق نہیں آپ ڈلہوزی میں آجائیں۔ ایک ضروری مشورہ بھی کرنا ہے۔ چنانچہ میں اسی روز بجائے شملہ کے ڈلہوزی چلا گیا۔ حضرت صاحب نے مجھے اپنے کمرہ کے ساتھ والے کمرہ میں ٹھہرایا۔

آپ کی شفقت اور مہمان نوازی کا یہ عالم ہے کہ بہت دفعہ ایسا ہوتا کہ ہفتہ کی شام کو قادیان حاضر ہوتا تو بیت مبارک میں ہی فرماجاتے کہ کھانا میرے ساتھ کھائیں۔ پھر کھانے پر باتیں ہوتی رہتیں۔

ایک دفعہ حضرت صاحب نے مجھے گورداسپور تار بھیجا کہ حضرت صاحب میرے پاس تشریف لا رہے ہیں۔ میں اتفاق سے موضع اٹھوال میں جماعت کے جلسہ پر گیا ہوا تھا اس لئے تار نہ مل سکا۔ حضرت صاحب تشریف لائے اور اس عاجز کے مکان کے سامنے سڑک پر تین گھنٹے تک کار میں ہی میرا انتظار فرماتے رہے۔ اور پھر تشریف لے گئے حضرت صاحب ڈلہوزی سے واپسی پر بھی بعض دفعہ میرے پاس ٹھہر کر قادیان تشریف لے جاتے۔ یہ ایک نہایت ہی ادنیٰ خادم کی دلداری کے طور پر ہوتا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔
"اگر انسان چاہے کہ ایک دم میں سب کچھ ہو جائے اور معرفت الٰہی کے اعلیٰ مراتب پر ایک دفعہ پہنچ جائے۔ یہ کبھی نہیں ہوتا دنیا میں ہر ایک کام تدریج سے ہوتا ہے۔ دیکھو کوئی علم اور فن ایسا نہیں جس کو انسان تامل اور توقف سے نہ سیکھتا ہو۔ ضروری ہے کہ سلسلہ وار مراتب کو طے کرے۔

مولانا عبدالباسط شاہد

"نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے"

نانا جان حضرت حکیم اللہ بخش صاحب بیبے ہالی ضلع گورداسپور (جو قادیان سے چند کوس کے فاصلہ پر تھا) کے رہنے والے تھے انہیں یہ عظیم سعادت حاصل ہوئی کہ وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے ان کے دعویٰ سے بھی پہلے کے ملنے والے تھے۔ محترم نانا جان کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اسی شوق کی خاطر وہ از خود دیہات کا دورہ کرتے اور لوگوں کو نیکی کی طرف بلاتے اور بری باتوں سے روکتے۔ آپ پنجابی زبان کے شاعر تھے اور اس خداداد وصف کو بھی دعوت الی اللہ کے لئے استعمال کرتے۔ آپ کے منظوم پنجابی کلام کے رسالے دیہات میں بہت مقبول تھے۔ جلسہ سالانہ قادیان کے دنوں میں آپ مہمانوں کی قیام گاہوں میں جاکر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے واقعات اور تربیتی امور پنجابی زبان میں اپنے مخصوص انداز میں سناتے۔ حضرت امام جماعت الثانی نے اپنے ایک خطاب میں اس امر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ پہلے جلسہ کے پروگرام تو مختصر ہوتے تھے مگر ایسے لوگ قیام گاہوں میں جا جا کر بہت مفید کام کیا کرتے تھے۔ احمدیہ چوک میں دعوت الی اللہ کے بعض مشاق اپنی اچھی آواز سے حضرت نانا جان کے اشعار گا گا کر سناتے اور اس طرح جلسہ کے دنوں میں کئی جلسے عشاق احمدیت کی تسکین و خوشی کا سامان بہم پہنچاتے۔

محترم نانا جان اپنا گاؤں چھوڑ کر قادیان میں ہی آبسے تھے۔ کچھ عرصہ حضرت اماں جان کی ڈیوڑھی میں دربان کی خدمت کی سعادت حاصل کی مگر زیادہ تر اپنے تعلیمی و تربیتی دوروں پر ہی رہتے تھے۔ قادیان کے محلہ دارالبرکات میں اپنا ایک مکان بنانے کی بھی توفیق ملی اس مکان کی بنیاد رکھنے کے لئے حضرت امام جماعت ثانی کی خدمت میں درخواست کی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں بوجہ خرابی صحت وہاں تک تو شائد نہ جا سکوں آپ ایک اینٹ لے آئیں میں اس پر دعا کر دوں گا اور آپ وہ اینٹ ہی بنیاد میں لگا دیں.... حسن اتفاق سے جس دن اس مکان کی بنیاد رکھنے کا پروگرام بنا حضرت صاحب کسی اور تقریب میں شمولیت کے لئے پاس ہی کسی اور جگہ تشریف لائے ہوئے تھے موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے محترم نانا جان نے وہاں حاضر ہو کر تشریف لانے اور اپنے دست مبارک سے بنیاد رکھنے کی درخواست کی۔ حضرت صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ میں وہاں اس شرط پر آؤں گا کہ آپ مجھے وہ کہانی سنائیں جو آپ کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے سنائی تھی۔ محترم نانا جان نے تو کہا ہوگا کہ اندھا کیا چاہے دو آنکھیں'.... حضرت صاحب مکان کی بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لائے وہاں عمارتی سامان اور اینٹیں وغیرہ بکھری پڑی تھیں حضرت صاحب ان اینٹوں پر بیٹھ گئے اور نانا جان نے حضرت صاحب کی فرمائش کے مطابق مندرجہ ذیل کہانی سنائی۔

کسی شہر میں ایک بہت نیک پارسا انسان رہتا تھا جو اپنی خوبیوں کی وجہ سے بہت ہر دلعزیز تھا اور دور و نزدیک بہت اچھی شہرت کا مالک تھا۔ اس کے پڑوس میں ایک ایسا شخص رہتا تھا جو اپنے پڑوسی کی عزت اور ہر دلعزیزی کی وجہ سے اس کا حاسد بن گیا تھا اور جیسے جیسے نیک آدمی کو اس کی نیکی کی وجہ سے شہرت و برکت حاصل ہوتی حاسد اپنے حسد میں ترقی کرتا اور جلتا رہتا۔ اس نیک آدمی نے سوچا کہ میں اپنے پڑوسی کو اس کی تکلیف سے بچانے کے لئے یہ جگہ ہی چھوڑ دیتا ہوں چنانچہ نقل مکانی کر کے کسی اور جگہ جا بسا۔ اس نیک آدمی کی نیکیاں اور اچھی عادات بھی اس کے ساتھ ہی گئیں اور وہ وہاں ویسا ہی مقبول و محترم ہو گیا جیسا وہ پہلی جگہ پر تھا۔ اس کے حاسد کے کانوں تک بھی یہ باتیں پہنچ گئیں۔

اور اسے پتہ چلا کہ ہمارا پڑوسی تو اب پہلے سے بھی زیادہ خوش و خوشحال ہو گیا ہے اور اب تو اس کے پاس بڑے بڑے محلات اور باغات بھی ہیں۔ حاسد کے لئے یہ امر بہت تکلیف دہ تھا اور اس کو سمجھ نہ آتی تھی کہ وہ کس طرح اس نیک شخص کو نیچا دکھا کر اپنے حسد کی آگ کو ٹھنڈا کرے۔ اس حاسد کی بیوی بھی اسی کی طرح کم ظرف و حاسد تھی دونوں نے مشورہ کیا کہ کسی طرح اس نیک شخص کو ٹھکانے لگا کر اپنے دل کی آگ کو ٹھنڈا کیا جائے۔ باہم مشورے اور سوچ و بچار کے بعد وہ حاسد اپنے پرانے پڑوسی کی ملاقات کو گیا اور وہاں جا کر اس کے پاس بہت اچھی طرح باتیں کر کے اسے باور کرانے کی کوشش کی کہ وہ بھی اس کا ہمدرد اور بہی خواہ ہے۔ اس نیک شخص نے اپنی سادگی اور نیکی کی وجہ سے اپنے پڑوس کی خوب خاطر مدارات کی اسے تحفے تحائف دیئے اپنے محلات اور باغات کی سیر کرائی۔ ایک دن وہ حاسد کہنے لگا کہ آپ نے مجھے اور تو سب مقامات کی سیر کرادی ہے مگر باغ کے ایک کونے کی طرف کبھی نہیں گئے۔ وہ نیک شخص کہنے لگا کہ مجھے یہ باغ جس امیر شخص نے تحفہ میں دیا تھا اس نے یہ بھی نصیحت کی تھی کہ اس کونے میں ایک اندھا کنواں ہے اور اس میں جن بھوت رہتے ہیں اس لئے اس طرف کبھی نہ جانا اور میں اس کی اس نصیحت کے پیش نظر اس طرف کبھی نہیں گیا۔ وہ حاسد اصرار کرنے لگا کہ اس شخص نے ایسے ہی آپ کو بتایا ہے آپ نیک آدمی ہیں آپ کو جن بھوت کیا کہیں گے میں تو ضرور وہ کنواں دیکھ کر ہی جاؤں گا۔ اس کے پیہم اصرار اور مہمان نوازی کے جذبہ سے مجبور ہو کر وہ نیک آدمی اپنے مہمان کو لے کر اس کنوئیں کی طرف چلا گیا۔ حاسد کنوئیں میں جھانک کر دیکھنے کے بعد کہنے لگا کہ میں نے تو خود دیکھ لیا ہے اندر کوئی جن وغیرہ نہیں ہے آپ بھی دیکھ کر اپنی تسلی کر لیں۔ اس نیک شخص نے جیسے ہی کنوئیں

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلدی بیماریاں

(ڈاکٹر عبد الرفیق سمیع کا انٹرویو)

قدرت نے انسانی جسم کی حیرت انگیز خوبیوں والی مضبوط فصیل جلد کی صورت میں عطا کی ہے۔ جلد ہمارے جسم کو متناسب رکھتی ہے اور ہماری خوبصورتی کا باعث ہے۔ یہ ہمارے جسم کو ہمارے ماحول سے علیحدہ کرتی ہے' ہماری ہڈیوں' گوشت پوست اور خون وغیرہ کو متناسب شکل میں رکھتی ہے اور بیرونی نقصان دہ عناصر سے تحفظ فراہم کرتی ہے اور انہیں ہمارے جسم میں داخل ہونے سے روکتی ہے۔ یہ مختلف کیمیائی مادوں اور جراثیم کے خلاف پہلا دفاع ہے جبکہ یہ سورج کی نقصان دہ شعاعوں کے خلاف بھی ہمارے جسم کو محفوظ رکھتی ہے۔ جلد ہمارے جسم کا سب سے بڑا عضو ہے۔ اس کا وزن ڈھائی سے چار کلو گرام تک ہوتا ہے۔ یہ تقریباً دو میٹر جگہ گھیرتی ہے۔ سب سے بڑا عضو ہونے کی وجہ سے جلد کو ہمارے دماغ میں بھی سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ جلد کی موٹائی تین سے آٹھ ملی میٹر تک ہوتی ہے۔ سب سے پتلی جلد پلکوں کی ہوتی ہے جبکہ سب سے موٹی جلد کمر کی ہوتی ہے۔ ایک مربع سنٹی میٹر جلد میں تقریباً دو لاکھ خلیات ہوتے ہیں' جو اپنی صفائی اور مرمت کا کام خود انجام دیتے ہیں۔ جلد کی اوپری سطح مہینے میں ایک بار مکمل طور پر تبدیل ہو جاتی ہے اور ہر روز تقریباً ایک کلو گرام جلد ہمارے جسم کے اندرونی ماحول کو قائم رکھتی ہے اور ہمارے جسم میں پانی اور کیمیائی مادوں کا تناسب برقرار رکھتی ہے۔ ہمارے جسم کا درجہ حرارت ایک مقررہ سطح پر برقرار رکھنے کا اہم کام سرانجام دیتی ہے۔ پسینے کے اخراج اور خون کی نالیوں کے حجم میں کمی بیشی سے یہ ہمارے جسم کو موسم کے مطابق ٹھنڈا یا گرم رکھتی ہے۔ جلد کی وجہ سے ہی ہم کسی چیز کو محسوس کر سکتے ہیں۔ ہمارے ناخن اور بال بھی جلد کی حفاظت کرتے ہیں اور خوبصورتی بڑھانے کا موجب ہیں۔ ہم اپنے مختلف قسم کے جذبات و احساسات یعنی خوشی' رنج' شرمندگی وغیرہ کا اظہار بھی جلد ہی سے کرتے ہیں۔ ہماری عمر کے مطابق جلد میں مختلف قسم کے وٹامنز (حیاتیات) ہارمونز رطوبتیں بنانے کی حیرت انگیز صلاحیت موجود ہے جبکہ یہ کئی قسم کے ضروری مادوں کو ذخیرہ رکھنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہے' چونکہ ہماری جلد مختلف اندرونی اور بیرونی مضر اثرات کا مقابلہ کرتی ہے' اس لئے تمام جسم کی صحت کے لئے ضروری ہے کہ اس کو صحت مند اور اچھی حالت میں رکھا جائے' لیکن موسمی اثرات' آلودگی' کاسمیٹکس کا استعمال اور کھانا بروقت نہ کھانے کی وجہ سے بہت لوگ جلدی امراض میں مبتلا ہیں اور ہو رہے ہیں۔

"خبریں" نے مذکورہ بالا بیماریوں کے پیدا ہونے' ان کی علامات اور ان سے بچاؤ کی تدابیر کے بارے میں معروف جلد کے ماہر ڈاکٹر عبد الرفیق سمیع کو لبرٹی فورم میں مدعو کیا۔

ڈاکٹر سمیع نے 1982ء میں ایم بی بی ایس مکمل کیا وہ علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور کے پڑھے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد سکن (SKIN) میں سپشلائز کرنے کے لئے وہ انگلینڈ چلے گئے۔ ایک سال انگلینڈ میں تربیت کے بعد انہوں نے تھائی لینڈ سے ڈپلومہ کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے کاسمیٹک سرجری میں کئی کورسز کئے اور سائیکو سیکشوول ادویات پر بھی ریسرچ کی۔ 20 تحقیقی مقالہ جات بھی میڈیکل جرنلز میں شائع ہو چکے ہیں اور آج کل سروسز ہسپتال میں کام کر رہے ہیں۔

"خبریں" نے انہیں لبرٹی فورم میں مدعو کیا تو اس میں لاہور اور بیرون لاہور سے تعلق رکھنے والے مرد اور خواتین نے براہ راست اور ٹیلیفون کے ذریعے بیماریوں اور ان کے علاج کے بارے میں پوچھا' جنہیں ڈاکٹر سمیع نے مفید مشورے اور ادویات تجویز کیں۔ لوگوں کی بڑی تعداد نے زیادہ تر جن بیماریوں کے بارے میں پوچھا ان میں چہرے پر دانے' کیل مہاسے' خارش' دِھدر' چنبل' پھلبہری' بالچر' بالوں کا گرنا' گنجا پن' خشکی اور جلد پر موسمی اثرات شامل ہیں۔

شاہدرہ کے رہائشی اعجاز نے اپنے چہرے پر سرخ دانوں کے علاج کے بارے میں پوچھا اور علاج دریافت کیا' جس پر ڈاکٹر سمیع نے بتایا کہ انسانی جسم میں جب چکنائی پیدا کرنے والے غدود زیادہ کام کرنا شروع کر دیں تو اس قسم کی شکایات پیدا ہوتی ہیں۔ اس مرض کو دور کرنے کے لئے چہرے کی صفائی' مناسب غذا اور بہتر ادویات کا استعمال مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

ایم اے کے طالب علم عبد الباسط نے اپنے چہرے اور بازوؤں کی رنگت تبدیل ہو کر کالی ہو جانے کے بارے میں پوچھا۔ اس کے بارے میں ڈاکٹر صاحب نے ان سے چند سوالات کئے' جس سے یہ معلوم ہوا کہ انہیں یرقان کی شکایت تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ یرقان کے بعد اور یرقان کے دوران جگر ٹھیک طور پر کام نہیں کرتا' جس سے اکثر اس قسم کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ اس کے علاج کے لئے ڈاکٹر صاحب نے انہیں چند ٹیسٹ تجویز کئے اور ادویات بھی استعمال کرنے کو کہا۔

چنبل کے ایک مریض قیصر نے اس مرض کے بارے میں پوچھا تو ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ یہ مرض موروثی اور پریشانیوں کے باعث پیدا ہوتا ہے۔ یہ قابل علاج ہے اور اسے کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔

مال روڈ کے شہزاد نامی ایک شخص نے ٹیلی فون پر ڈاکٹر صاحب سے پوچھا کہ آنکھوں کے نیچے حلقے پڑ جانے کی کیا وجہ ہے۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ آنکھوں کی کمزوری' زیادہ ٹی وی دیکھنا' بروقت کھانا نہ کھانا' وقت پر نہ سونا' آلودگی اور پریشانیوں کے علاوہ یہ موروثی بھی ہو سکتے ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ دھوپ میں عینک پہنیں' آلودگی سے بچنے کی پوری کوشش کریں' مناسب سوئیں اور وقت پر کھانا کھائیں اور ٹی وی زیادہ اور نزدیک سے نہ دیکھیں۔

سمن آباد کے ایک رہائشی جمشید نے فون کے ذریعے ڈاکٹر صاحب سے جسم کے مختلف حصوں سے پیدا ہونے والی بدبو کے بارے میں پوچھا۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے تجویز کیا کہ جسم کی صفائی کا خاص خیال رکھیں' دن میں کم از کم دو مرتبہ نہائیں۔ اس کے علاوہ ایلمونیم کا سلوشن استعمال کریں۔

شیخ خلیل نے سمن آباد سے فون کر کے پوچھا کہ ان کے بیٹے کے پاؤں کی انگلیوں میں شدید خارش کی شکایت ہے جس پر ڈاکٹر صاحب نے تجویز کیا کہ زیادہ دیر تک بوٹ اور جرابیں نہ پہنیں' پاؤں کو اچھی طرح دھو کر ٹشو سے صاف کریں اور کوشش کریں کہ چمڑے کا جوتا پہنیں مرض دور ہو جائے گا۔

فیصل ٹاؤن کی رہنے والی خاتون ناہید نے فون پر پوچھا کہ بالوں میں سکری بہت زیادہ ہے اور بال گرتے ہیں' جس پر ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ناریل کا تیل استعمال کریں سکری ختم ہو جائے گی' لیکن اگر اس کے باوجود خشکی ختم نہ ہو تو معالج سے رجوع کریں۔

راوی روڈ کے رہائشی محمد نواز نے فون کے ذریعہ ڈاکٹر سمیع سے اپنے چہرے پر بال چر ہونے کے بارے میں علاج دریافت کیا۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ یہ مرض موروثی ہونے کے علاوہ پریشانیوں سے پیدا ہوتا ہے۔ اس پر کلونجی کا تیل' اچار کا تیل یا کوئی ایسی چیز جو جلد میں سوزش پیدا کرے لگائیں۔ اگر مرض موروثی نہ ہوا تو ٹھیک ہو جائے گا۔

راولپنڈی سے تعلق رکھنے والے شہزاد نے پھلبہری کے علاج کے بارے میں پوچھا تو ڈاکٹر سمیع نے بتایا کہ اس بیماری میں رنگ بنانے والے خلیے اپنا کام چھوڑ دیتے ہیں اور لوگوں کا یہ تصور کہ مچھلی کے بعد دودھ پینے سے یا اچار کے ساتھ دہی کھانے سے پھلبہری ہو سکتی ہے' بالکل غلط ہے۔ وٹامن سی اور مختلف وٹامنز اس بیماری کو ٹھیک کرنے میں کافی حد تک مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ ویسے اس بیماری پر بہت ریسرچ ہو رہی ہے۔ اگر ٹھک وقت پر دکھایا جائے تو یہ بیماری قابل علاج ہے۔ اگر یہ بیماری ہاتھ پاؤں پر بھی پھیل جائے تو اس کو ٹھیک ہونے میں بہت وقت لگتا ہے کیونکہ ہاتھ پر دوائی کا استعمال مشکل ہوتا ہے اور زیادہ کام کرنے کے باعث ان پر دوائی بہت دیر تک لگی نہیں رہ سکتی' جس کی وجہ سے ہاتھ پاؤں پر پھلبہری کافی عرصے میں ٹھیک ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ خبریں نے ڈاکٹر صاحب سے عام جلدی بیماریوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ کچھ ایسی بیماریاں ہیں' جو غریب لوگوں میں بہت عام ہیں' مثلاً خارش وغیرہ' اس کے علاوہ کچھ بیماریاں ایسی ہیں جو امیر لوگوں میں زیادہ دیکھی جاتی ہیں۔ مثلاً اگزیما وغیرہ اور کچھ ایسی بیماریاں ہیں جو بچوں میں بہت عام ہیں اور جو صرف بچوں کے لئے ہی مخصوص ہیں' مثلاً خارش' بچوں کے جسم پر چھوٹے چھوٹے دانے۔ چند بیماریاں ایسی ہیں جو ٹین ایجرز میں نمایاں ہیں' مثلاً دانے یا کیل مہاسے چھائیاں۔ اب عمر میں میچورٹی یا بلوغت کا وقت بہت جلد آ جاتا ہے' اس لئے وہ غدود جو بلوغت کو لاتے ہیں یا شروع کرتے ہیں' وہ اب بہت جلدی کام کرنے لگ گئے ہیں' اس لئے ہمارے چہرے پر جو چکنائی والے غدود ہیں' وہ بہت تیز کام کرتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ عموماً جن کو دانے نکلتے ہیں' انکی جلد بہت چکنی ہوتی ہے۔ دانے اس لئے بھی نکلتے ہیں کہ کئی دفعہ چکنائی بنانے والے غدود ٹھیک طور پر کام نہیں کرتے جس کی وجہ سے جلد پر دانے' کیل مہاسے نکل آتے ہیں۔ جن لوگوں کو دانے نکلتے ہیں' ان میں سے تقریباً 90 سے 95 فیصد کی جلد بہت چکنی ہوتی ہے۔ خشک جلد والوں کو بہت کم دانے نکلتے ہیں۔

جلد کی بیماریوں میں کھانے کے پرہیز بھی ہوتے ہیں۔ چہرے پر جب دانے نکلتے ہوں تو اس دوران ایسی تمام غذائیں' جن میں چاکلیٹ شامل ہو' یا رنگ ملایا گیا ہو' مثلاً فاسٹ فوڈ اور کولا ڈرنک وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جن میں رنگ ملایا گیا ہوتا ہے' ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ہمارے لوگوں کو فارغ وقت میں صرف دو ہی کام ہیں یا تو کھاتے رہنا اور اپنے نظام ہضم سے کھیلنا' یا چہرے پر جو دانے نکل آتے ہیں' ان کو چھیڑنا اور چھیلتے رہنا۔ اس طرح دانوں کو چھیلنے سے چہرہ خراب ہوتا ہے اور زیادہ دانے نکلتے ہیں۔ اسی طرح غیر معیاری کاسمیٹک کے استعمال سے بھی جلد بہت خراب ہو جاتی ہے۔

جلد کا چکنا ہونا یا خشک ہونا موروثی بات ہے۔ اس کے لئے کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ پہلے بتایا ہے کہ چکنی جلد والوں کو بہت دانے نکلتے ہیں۔ اس کے لئے دوائی کے ذریعے یا خوراک کے ذریعے جلد کی چکنائی کو معمولی حد تک کنٹرول تو کیا جا سکتا ہے' مگر بالکل چکنائی ختم نہیں کی جا سکتی۔ جلد کی رنگت بھی موروثی ہوتی ہے۔ اکثر لوگ رنگ کو گورا کرنے کے لئے بہت سی کریمیں استعمال کرتے ہیں۔ ان سے وقتی فرق تو پڑتا ہے' مگر بعد میں اس کے بہت سے نقصان بھی ہوتے ہیں کیونکہ زیادہ تر رنگ گورا کرنے والی کریموں میں مرکری یا پارہ شامل ہے' جو زیادہ استعمال سے خون میں شامل ہو جاتا ہے اور یہ گردے کو انتہائی نقصان پہنچاتے ہیں اور گردوں کو فیل کرنے کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔

جلد کی چند بیماریاں ایسی ہیں جو غیر معیاری کاسمیٹکس کے استعمال سے بھی ہو سکتی ہیں۔ غیر معیاری کاسمیٹکس کے استعمال سے انفیکشن وغیرہ ہو سکتی ہے' جیسے کہ بلیچ کریم میں اگر امونیا کی مقدار زیادہ استعمال کر لی جائے تو جلد میں سوزش ہو جاتی ہے۔ خارش شروع ہو جاتی ہے' اس کے لئے بہترین علاج یہ ہے کہ اگر بلیچ کریم لگا کر تکلیف زیادہ ہو تو کریم کو فوراً اتار دیں اور ٹھنڈے پانی سے منہ کو اچھی طرح دھوئیں کیونکہ اگر اس قسم کی کریمیں زیادہ دیر تک لگائی جائیں

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بھارت کے انتخابی نتائج

بھارت کے مڈٹرم الیکشن کے نتائج کے مطابق کم و بیش ماضی کے الیکشن والی صورت حال دوہرائی گئی ہے۔ بی جے پی لوک سبھا (یعنی قومی اسمبلی) میں جسے پارلیمنٹ کا ایوان زیریں کہا جاتا ہے سب سے بڑی پارٹی بن کر ابھری ہے اور ماضی کی نسبت اس کی طاقت قدرے زیادہ ہے مگر اتنی نہیں کہ اسے پارلیمنٹ میں اکثریت حاصل ہو جائے۔ اس کے بعد دو بڑی جماعتیں کانگرس اور متحدہ محاذ مل کر بھی اکثریت نہیں پا رہے۔ تاہم بی جے پی کا فرق بھی بہت کم ہے اور ماضی کی طرح اگر کانگرس اور متحدہ محاذ مل جائیں تو چند آزاد یا کوئی چھوٹی پارٹی ملا کر حکومت بنائی جا سکتی ہے۔

بھارت کے انتخابات سے قبل جو اندازے سے زیادہ تر مبصرین نے قائم کئے تھے صورت حال اسی کے مطابق ہے۔ یعنی اول یہ کہ ایک معلق پارلیمنٹ وجود میں آئی ہے۔ دوسرے یہ کہ بی جے پی بدستور سب سے بڑی پارٹی بنی ہے اور تیسرے یہ کہ کانگرس اور متحدہ محاذ مل کر حکومت بن سکتی ہے اور بی جے پی چند ایک چھوٹی پارٹیوں یا آزاد ارکان کو ملا کر بھی حکومت بنا سکتی ہے۔

بی جے پی کو عام معنوں میں ہندوؤں کی انتہاپسند یا فرقہ پرست جماعت کہا جاتا ہے۔ تاریخی بابری مسجد کی شہادت اسی جماعت کا کام ہے۔ اور اس کی پالیسیاں اگر یہ اقتدار میں آ گئی تو ہندوستان کے مسلمانوں اور پاکستان کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ اگرچہ سابقہ الیکشن کے بعد بی جے پی نے اپنی شہرت بہتر بنانے کی کوشش کی ہے اور مسلمانوں کو بھی ساتھ ملایا ہے تاکہ مسلمان دشمن جماعت ہونے کا الزام اس پر سے دور ہو سکے مگر عمومی طور پر اس جماعت کا تشخص ہندو انتہا پسندی کا ہی قائم ہے۔ اس جماعت کے سربراہ کرشن لال ایڈوانی ہیں جبکہ وزارت عظمیٰ کے لئے انہوں نے پہلے ہی سے اٹل بہاری واجپائی کو نامزد کر رکھا ہے۔ پچھلے الیکشن میں بی جے پی کو حکومت سازی کی دعوت دی گئی۔ واجپائی وزیراعظم بنے مگر 13 دن کے بعد مستعفی ہو گئے کیونکہ وہ ایوان سے اعتماد کا ووٹ حاصل نہ کر سکے تھے۔ اس کے بعد متحدہ محاذ کے دیوی گاؤڑا نے حکومت بنائی۔ ان کے پیچھے کانگرس تھی۔ جس نے وزارتوں میں حصہ نہ لیا۔ مگر پس پردہ کانگرس کی طاقت اتنی زیادہ تھی کہ پہلے کانگرس نے دیوی گاؤڑا کو وزیراعظم بنوایا اور سال بھر کے بعد ان کو استعفیٰ دے دینے پر مجبور کر دیا پھر متحدہ محاذ کے آئی کے گجرال وزیراعظم ہو گئے۔ آخر کانگرس نے قطعی طور پر حمایت واپس لے لی اور حکومت ٹوٹ گئی۔ جس کے نتیجہ میں یہ حالیہ انتخابات کرانے پڑے۔

کانگرس اس بار کیا کرے گی؟ یہ بات تادم تحریر واضح نہیں ہے۔ کانگرس کی انتخابی مہم کو سونیا گاندھی کی کرشمہ ساز شخصیت نے بہت سہارا دیا۔ اور ایک مرحلہ پر تو یہ توقع تھی کہ شاید مستقبل میں بھارت کی وزیراعظم کا عہدہ اطالوی نژاد سونیا گاندھی کو ملے۔ لیکن یہ آرزو تو بظاہر پوری نہ ہوئی۔ تاہم یہ بات واضح ہے کہ کانگرس کی کامیابی میں سونیا کی انتخابی مہم کا بہت اہم ہاتھ ہے اور اگر سونیا انتخابی مہم میں شامل نہ ہوتیں تو کانگرس کو اس قدر نشستیں بھی نہ مل پاتیں۔

ابھی چونکہ سیاسی جوڑ توڑ کے مراحل باقی ہیں اور اہم فیصلے چند روز میں ہو جائیں گے لہٰذا مستقبل کا وزیراعظم بی جے پی کے واجپائی، کانگرس کی سونیا گاندھی یا متحدہ محاذ کے آئی کے گجرال ہوں گے۔ یہ بات واضح ہونے میں چند دن لگیں گے۔

بھارتی لوک سبھا کے کل اراکین کی تعداد 543 ہے اس اعتبار سے 272 کی تعداد سادہ اکثریت بنتی ہے۔ بی جے پی کے پاس 255 سیٹیں ہیں۔ کانگرس 167 اور متحدہ محاذ نے 99 سیٹیں حاصل کی ہیں۔ 4۔ ارکان پر مشتمل ہریانہ لوک دل نے بی جے پی کی حمایت کا اعلان کیا ہے اس طرح سے بی جے پی کی 260 اور کانگرس اور متحدہ محاذ کی 266 سیٹیں بن رہی ہیں۔ دونوں اطراف میں محض چند سیٹوں کا فرق ہے۔ بی جے پی نے بھارتی صدر سے مطالبہ کیا ہے کہ چونکہ وہ لوک سبھا میں اکثریتی پارٹی بن چکے ہیں لہٰذا ان کو حکومت بنانے کی دعوت دی جائے۔ گذشتہ الیکشن میں بی جے پی کو حکومت بنانے کی دعوت مل گئی تھی مگر وہ اس میں ناکام رہی۔ اس وقت کانگرس اور متحدہ محاذ میں بات چیت جاری ہے۔ مگر کانگرس اور متحدہ محاذ کے تعلقات ماضی کی طرح خوشگوار نہیں ہیں۔ متحدہ محاذ کی حکومت کانگریس کی وجہ سے ختم ہوئی اور سابق وزیر دیوی گاؤڑا کو کانگرس ہی کی وجہ سے وزارت عظمیٰ چھوڑنی پڑی۔ تاہم سیاست میں کوئی بات عموماً حرف آخر نہیں ہوا کرتی۔

ООО

سلامتی کونسل کی قرارداد

سلامتی کونسل نے عراق اور اقوام متحدہ کے درمیان اسلحہ کی تلاشی لینے والے معائنہ کار انسپکٹروں کے بارے میں طے پانے والے معاہدے کی توثیق کر دی ہے۔ کونسل نے اس کے علاوہ متفقہ طور پر ایک قرارداد بھی منظور کی ہے جس میں عراق سے کہا گیا ہے کہ اگر اس نے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کے ساتھ طے پانے والے سمجھوتے کی خلاف ورزی کی تو سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔ ان الفاظ کے ذریعے عراق کو سلامتی کونسل کی طرف سے گویا جنگ کی دھمکی دی گئی ہے۔

تاہم عراق کے سینئر سفارت کار نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے ساتھ کئے گئے حالیہ معاہدے سے امریکی انسپکٹروں کی ناراضگی ختم ہو جائے گی اور کوفی عنان بھی اس سلسلہ میں مزید دلچسپی لیں گے۔

ادھر بعض امریکی سینیٹرز نے صدر کلنٹن پر زور دیا ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے عراق کو اس کی طاقت سے محروم کر دیا جائے۔ بصورت دیگر عراق علاقے میں مسلسل امریکہ کے لئے چیلنج بنا رہے گا۔

ООО

بقیہ صفحہ 4

میں جھانک کر دیکھا مہمان نے زور سے دھکا دے کر اپنے محسن میزبان کو اس کے اندر پھینک دیا اور پھر خوش خوش واپس چلا گیا کہ اب میں جا کر اپنی بیوی کو بھی یہ خبر سناؤں تا وہ بھی یہ سن کر خوش ہو۔

کہانی کے مطابق جیسے وہ نیک انسان کنوئیں میں گرا وہاں رہنے والے جنوں نے اسے پکڑ لیا اور بعض نے تو یہ کہا کہ اس کی اس جرات کی سزا قتل ہے اسے فوراً قتل کر دینا چاہئے مگر بعض دوسرے جنوں نے کہا کہ یہ نیک انسان ہے اس نے کبھی کسی کا برا نہیں چاہا۔ لوگوں کو اس سے کئی طرح کے فوائد پہنچتے ہیں اور آج تو اس ملک کے بادشاہ کا جو اپنی بیٹی کی بیماری کی وجہ سے بہت پریشان ہے قاصد اس کی طرف آ رہا ہے تا یہ نیک معالج اس کا علاج کر سکے۔ وہاں ہی کسی نے کہا کہ کیا یہ شخص اس کا علاج کر سکے گا؟ تو ان کے سردار نے کہا کہ اس کے لئے اس شاہزادی کا علاج کرنا کچھ بھی مشکل نہیں یہ تو اپنے گھر کی سفید بلی کے چند بالوں کی دھونی دے کر ہی اس بیمار کی بیماری کو دور کر سکتا ہے...... اس مشورے کے بعد یہی فیصلہ ہوا کہ اس نیک شخص کو عزت و آرام کے ساتھ باہر پہنچا دیا جاوے۔ وہ نیک شخص اپنے گھر گیا اور جیسا کہ وہ پہلے ہی سن چکا تھا بادشاہ کے قاصد نے آ کر پیغام دیا اور پھر معالج اس کے ہمراہ گیا اور پہلے سے معلوم دوا کے ذریعہ شاہزادی کا علاج کیا۔ شاہزادی کے صحت یاب ہونے پر بادشاہ بہت خوش ہوا۔ دوسرے انعام و اکرام کے علاوہ اس نے اپنی بیٹی کی شادی اس سے کر دی اور کچھ عرصہ کے بعد جب وہ بادشاہ فوت ہو گیا تو اس نیک انسان کو ہی اس کا تاج و تخت بھی مل گیا۔ حضرت نانا جان بتایا کرتے تھے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ یہ کہانی سنا کر فرمانے لگے کہ اللہ بخش تم دیکھو گے کہ حاسد اپنے حسد کی آگ میں جلتے رہیں گے اور ناکامی کا منہ دیکھیں گے اور ہمیں اللہ تعالیٰ کامیابیوں اور برکتوں سے نوازے گا۔

خاکسار نے یہ کہانی اپنے نانا جان محترم کی زبانی بھی سنی تھی۔ اپنے والد محترم عبدالرحیم درویش دیانت سے بھی متعدد بار سنی تھی اور حضرت نانا جان کے پنجابی اشعار کی کتاب "موتی بازار" میں بھی پڑھی ہوئی ہے۔

ООО

بقیہ صفحہ 5

تو مستقل قسم کی خارش ہو سکتی ہے۔ حساس جلد والوں کو تھوڑے سے استعمال سے ہی شدید ترین تکلیف ہو سکتی ہے، اس لئے بلیچ کرتے وقت امونیا کی مقدار کم رکھنی چاہئے۔

اگر بالوں کا رنگ تبدیل کرنا ہو تو بہت احتیاط برتنی چاہئے کیونکہ بالوں کا رنگ تبدیل کرنے کے لئے بالوں کو سب سے پہلے بلیچ کیا جاتا ہے، جس کے لئے ہائیڈروجن پر اوکسائیڈ اور امونیا استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کے زیادہ استعمال سے بالوں کی اصلی ساخت کو نقصان پہنچتا ہے اور بالوں میں چمک اور زندگی نہیں رہتی کیونکہ بال اندر سے کھوکھلے ہو جاتے ہیں۔ اس کا کوئی مستقل علاج تو نہیں ہے کیونکہ اگر ڈائی کرتے ہوئے بال خراب ہو جائیں تو جب تک نیچے سے بال نہیں نکلیں گے تب تک اوپر والے بالوں کو ٹھیک نہیں کیا جا سکتا، اس لئے ڈائی یا بالوں کا رنگ تبدیل کراتے وقت نہ صرف احتیاط کرنی چاہئے بلکہ بار بار بالوں کا رنگ تبدیل بھی نہیں کروانا چاہئے اور پرم بھی کم کروانا چاہئے کیونکہ زیادہ کیمیکل والے لوشن لگنے سے بھی بال خراب ہو جاتے ہیں۔ عورتوں میں بھی اب بال گرنے کا عمل بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ عموماً بچے کی پیدائش کے بعد تقریباً چھ ماہ بعد تک بال بہت گرتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ جسم میں جو ہارمونل تبدیلیاں آ رہی ہوتی ہیں، ان سے بالوں کے گرنے کا بہت گہرا تعلق ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر ماہواری میں کوئی تکلیف ہو تو بھی بال گرتے ہیں۔ اس کے بعد اکثر 45 سال کی عمر کے بعد عورتوں کے بال بہت گرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ 45 سال کی عمر کے بعد زنانہ ہارمون یعنی آسٹروجن کی کمی ہو جاتی ہے، جس کے نتیجے میں بہت بال گرتے ہیں۔

مردوں میں گنجاپن بہت بڑھ رہا ہے۔ تقریباً 85 فیصد مردوں میں گنجاپن ہوتا ہے۔ 85 فیصد مرد اینڈروجینٹک گنجاپن سے متاثر ہو کر گنجے پن کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اکثر مرد خشکی اور سکری کا شکار ہوتے ہیں، جس سے ان کے بال بہت تیزی سے گرتے ہیں۔ اس کے بچاؤ کے لئے بہترین علاج یہ ہے کہ آلودگی سے بچا جائے۔ خاص طور پر موٹر سائیکل چلانے والے مرد حضرات کو چاہئے کہ ہیلمٹ کا استعمال کریں کیونکہ گرد اور آلودگی کی وجہ سے بالوں کی خشکی میں اضافہ ہوتا ہے اور یہی خشکی بالوں کے گرنے کا باعث بنتی ہے۔

اکثر لوگوں کے بال بہت کم عمر میں ہی سفید ہو جاتے ہیں، اس کی وجہ ضروری ایمائنیو ایسڈز کی کمی ہوتی ہے۔ یہ تکلیف موروثی یا خاندانی بھی ہو سکتی ہے۔ اگر یہ تکلیف موروثی ہو تو اس کا علاج بہت ہی مشکل ہوتا ہے اور اگر یہ خاندانی تکلیف نہ ہو تو خوراک اور ادویات کے ذریعے سے اس کا علاج کیا جا سکتا ہے۔

جلد کی زیادہ تر بیماریاں سردیوں کے موسم میں بڑھ جاتی ہیں۔ مثلاً جلد کی خشکی، جلد کی خارش، سوزش، سرخی، چنبل وغیرہ، اس کی وجہ دھوپ کی کمی ہوتی ہے۔ سردیوں میں اکٹھے کمبل یا رضائی میں سونے سے بھی خارش ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی جلدی تکالیف سے بچاؤ کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری ہے کہ سردیوں میں بہت تیز گرم پانی سے نہ نہایا جائے۔ اس کے علاوہ بہت تیز صابن کا استعمال کم کیا جائے۔ اونی کپڑا پہننے سے پہلے نیچے کوئی کاٹن کی قمیض وغیرہ ضرور پہنی جائے۔ جلد پر کوئی کریم یا پیٹرولیم جیلی وغیرہ لگا کر رکھی جائے۔

OOO

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 13 مارچ 1998ء

1-30 رات۔ چلڈرنز کارنر کلام الٰہی کا صحیح تلفظ۔
2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ سو سالہ جشن (-) اصول کی فلاسفی۔
3-00 ہومیو پیتھی کلاس۔
4-25 ڈچ زبان سیکھئے۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ کلام الٰہی کا صحیح تلفظ۔
6-05 لقاء مع العرب۔
7-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت۔
7-30 درثمین۔ نظم کا صحیح تلفظ۔
8-20 اردو کلاس۔
9-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
9-50 ہومیو پیتھی کلاس۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ کلام الٰہی کا صحیح تلفظ۔
12-00 پشتو پروگرام۔
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ صد سالہ جشن (-) اصول کی فلاسفی۔
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 کمپیوٹرز سب کے لئے۔
6-00 خطبہ۔ لائیو۔
8-30 خطبہ 13-3-98
10-00 لقاء مع العرب۔
11-30 اردو کلاس۔

ہفتہ 14۔ مارچ 1998ء

1-30 رات۔ چلڈرنز کلاس۔
2-00 طبی معاملات۔
2-45 خطبہ 13-3-98
5-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 خطبہ 13-3-98
8-00 اردو کلاس۔
9-15 کمپیوٹرز سب کے لئے۔
11-30 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
12-00 سرائیکی پروگرام۔ خطبہ
1-00 طبی معاملات۔
1-45 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-10 ڈاکومنٹری۔ فن کدہ۔
5-30 سویڈش زبان سیکھئے۔
8-00 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
9-00 لقاء مع العرب۔
11-30 اردو کلاس۔

اتوار 15۔ مارچ 1998ء

1-30 (رات) آپ کا خط ملا۔
2-00 مجلس سوال و جواب۔ محمود ہال 9-9-95
3-15 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ 14-3-98
4-25 سویڈش زبان سیکھئے۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز۔
6-00 لقاء مع العرب۔
8-00 اردو کلاس۔
9-00 سویڈش زبان سیکھئے۔
10-00 بچوں کی ملاقات۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز۔
12-00 خطبہ۔ 13-3-98
1-05 مجلس سوال و جواب۔ محمود ہال 9-9-95
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 آپ کا خط ملا۔
5-30 چینی زبان سیکھئے۔
8-00 حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 افریقن پروگرام۔ مجلس سوال و جواب حضرت صاحب کے ساتھ 19-2-88
11-30 اردو کلاس۔

سوموار 16۔ مارچ 1998ء

1-30 رات چلڈرنز کارنر۔ چلڈرن ورکشاپ
1-50 کوئز پروگرام۔
3-00 درس کلام الٰہی۔ از حضرت صاحب بیت الفضل لندن
4-25 چینی زبان سیکھئے۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ چلڈرنز ورکشاپ
6-00 لقاء مع العرب
8-00 اردو کلاس
9-00 چینی زبان سیکھئے۔
10-00 حضرت صاحب سے ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
11-30 چلڈرنز کارنر۔ بچوں کی ورکشاپ۔
12-15 درس کلام الٰہی از حضرت صاحب بیت الفضل لندن (1997ء)
1-30 کوئز پروگرام۔
2-00 لقاء مع العرب
3-00 اردو کلاس
4-00 سپورٹس والی بال عمر کلب بمقابلہ طاہر کلب۔
5-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
8-00 ہومیو پیتھی کلاس۔
9-00 لقاء مع العرب۔
11-30 اردو کلاس

منگل 17 مارچ 1998ء

1-30 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
2-00 تقریر حافظ مظفر احمد
2-30 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن
3-00 ہومیو پیتھی کلاس
4-25 نارویجین زبان سیکھئے۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
6-00 لقاء مع العرب
7-00 سپورٹس۔ والی بال عمر کلب بمقابلہ طاہر کلب
8-20 اردو کلاس۔
9-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
10-00 ہومیو پیتھی کلاس۔
11-30 چلڈرنز کارنر حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
12-00 پشتو پروگرام
1-00 تعلیم دین حق
2-00 لقاء مع العرب
3-00 اردو کلاس
4-00 طبی معاملات میزبان ڈاکٹر سلطان احمد مبشر۔ مہمان ڈاکٹر لطیف احمد قریشی۔
8-00 ترجمہ کلام الٰہی حضرت صاحب کے ساتھ
9-00 لقاء مع العرب

بدھ 18 مارچ 1998ء

1-30 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ کلام الٰہی کا صحیح تلفظ
1-50 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ از لئیق احمد طاہر۔
2-30 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
4-00 حکایات شیریں
5-30 چلڈرنز کارنر۔ کلام الٰہی کا صحیح تلفظ۔
6-00 لقاء مع العرب
7-00 طبی معاملات۔ میزبان ڈاکٹر سلطان احمد مبشر مہمان۔ ڈاکٹر لطیف احمد قریشی
8-00 اردو کلاس۔
9-30 حکایات شیریں۔
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
11-30 چلڈرنز کارنر کلام الٰہی کا صحیح تلفظ
1-00 اراؤنڈ دی گلوب ہماری کائنات
2-00 لقاء مع العرب
3-00 اردو کلاس
4-00 بات چیت
5-30 ترکی زبان سیکھئے۔
8-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
9-00 لقاء مع العرب
11-30 اردو کلاس۔

جمعرات 19 مارچ 1998ء

1-30 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
2:00 المائدہ
2-15 پیرہن۔ لجنہ اماء اللہ
3-00 ترجمہ کلام الٰہی حضرت صاحب کے ساتھ
4-00 ترکی زبان سیکھئے۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
6-00 لقاء مع العرب
8-20 اردو کلاس۔
9-00 ترکی زبان سیکھئے۔
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
11-30 چلڈرنز کارنر حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
12-00 سندھی پروگرام
1-00 المائدہ
1-15 پیرہن
1-55 لقاء مع العرب
2-55 اردو کلاس
4-00 کوئز تاریخ احمدیت۔
4-30 درثمین نظموں کا صحیح تلفظ
5-30 ڈچ زبان سیکھئے
8-00 ہومیو پیتھی کلاس۔
9-00 لقاء مع العرب
11-30 اردو کلاس۔

درخواست دعا

○ مکرم مولانا محمد دین صاحب مربی سلسلہ بعارضہ ذیابیطیس انفیکشن اور بخار علیل اور ہفتہ کے روز سے فضل عمر ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر جمیل الدین صاحب میڈیکل آفیسر گورنمنٹ ڈسٹرکٹ ہسپتال کوٹلی آزاد کشمیر شعبہ آئی میں سپیشلائزیشن کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مظفر احمد ڈوگر صاحب مربی سلسلہ کے والد محترم سردار نور احمد مرتضٰی صاحب ڈوگر مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ شدید بیمار ہیں۔ اور فیصل آباد ہسپتال میں داخل ہیں۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق دماغ کے ایک حصے کو آکسیجن صحیح طور پر نہ ملنے کی وجہ سے متاثر ہوا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست کرتے ہے۔

○ مکرم سلطان شیر خان صاحب جو محلہ دارالعلوم غربی الف میں تحریک جدید کے بڑے مستعد سیکرٹری ہیں۔ اپنے گھر میں گر جانے سے کولہے میں فریکچر کے باعث صاحب فراش ہیں قارئین کرام سے ان کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 10 مارچ-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 13 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

○ چلتن ایکسپریس جو لاہور سے کوئٹہ جا رہی تھی اس میں چھانگا مانگا کے قریب بم دھماکہ ہوا جس کے نتیجہ میں 10 افراد ہلاک اور 40 شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ انسانی اعضاء کے چیتھڑے اڑ گئے۔ دھماکہ دو بجکر 45 منٹ پر عقب سے تیسری بوگی میں ہوا۔ جس سے بوگی کو آگ لگ گئی۔ پانچ مسافروں کے ٹکڑے نہر میں جا کر گرے۔ مقامی لوگوں نے جلتی بوگی سے مسافروں کو باہر نکالا۔ بوگی میں 88 کی بجائے 142 مسافر سوار تھے۔ زخمیوں کو لاہور اور پتو کی کے ہسپتالوں میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ 15 مسافروں کی حالت نازک ہے۔

○ وزیراعظم نے ٹرین دھماکہ پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ سیکورٹی کے ادارے کیا کر رہے ہیں۔ ریلوے کے سیکورٹی پلان پر کیوں عمل نہیں ہو رہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ریلوے کا ادارہ اپنی ذمہ داری پوری کرنے میں ناکام رہا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ دھماکہ دشمنوں کی سازش کا حصہ ہے۔

○ چیف الیکشن کمشنر نے سپیکر بلوچستان اسمبلی کی طرف سے بھیجے ہوئے ریفرنس پر فیصلہ میں بلوچستان اسمبلی کے رکن فتح علی خان کو وفاداری بدلنے پر نااہل قرار دے دیا ہے۔ دوبارہ الیکشن ہو گا۔

○ انسپکٹر جنرل پاکستان ریلوے نے کہا ہے کہ ریلوے کا اپنا کوئی سیکورٹی سسٹم نہیں ہے۔ ٹرین میں صرف دو سپاہی ہوتے ہیں۔ ہزاروں افراد میں سے کوئی بھی بم رکھ سکتا ہے۔ مشکوک افراد پر کڑی نگاہ رکھنے کی ہدایت تھی پھر بھی دھماکہ ہو گیا۔

○ مولانا عبدالستار خان نیازی صدر جمیعت علماء پاکستان (نیازی گروپ) نے کہا ہے کہ نواز شریف کو اب مزید وقت نہیں دیں گے۔ 31 مارچ تک شریعت نافذ نہ کی گئی تو اتحاد ختم ہو جائے گا۔

○ سکھر عدالت میں بم دھماکہ سے سیشن جج سمیت 10 افراد شدید زخمی ہو گئے ہیں جبکہ ایک پولیس اہلکار ہلاک ہو گیا ہے۔ زخمیوں میں 7 پولیس اہلکار بھی شامل ہیں۔ جن میں سے 5 کی حالت نازک ہے۔ زخمیوں کی آنکھیں بازو اور ٹانگیں ضائع ہو گئیں۔

○ بادشاہی مسجد لاہور کے عقب میں پیر صابر شاہ ولی کا مزار آتشزدگی سے تباہ ہو گیا۔ قرآن مجید کے 30 نسخے بھی جل گئے۔

○ لاہور ہائیکورٹ نے خصوصی عدالتوں کو جائز قرار دے دیا ہے۔ فاضل بنچ نے حکومت کو دو ماہ کے اندر انسداد دہشت گردی ایکٹ میں ترمیم کی ہدایت کر دی ہے۔ بصورت دیگر یہ ایکٹ خود بخود ختم ہو جائے گا۔ جسٹس بھنڈاری نے اختلافی نوٹ میں لکھا ہے خصوصی عدالتوں کے ججوں کو تحفظ حاصل نہیں۔ اس لئے ان کے فیصلے غیر قانونی ہیں۔ فل بنچ نے خصوصی عدالتوں کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں کو بھی جائز قرار دے دیا ہے۔ فاضل عدالت نے سیشن کورٹ بم دھماکہ کیس کے ملزم محرم علی کی سزائے موت برقرار رکھی ہے۔

○ وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ مالیاتی ایمرجنسی لگائی جا رہی ہے۔ روپے کی قیمت کم ہو گی۔ آئندہ چند برسوں میں پیداوار میں زیادہ اضافہ اور ادائیگیوں کے توازن میں بہتری ہو گی۔ تجارتی خسارہ اور افراط زر کم ہو جائے گا۔

○ ہائی کورٹ بنچ نے کہا ہے کہ میڈیکل کالجوں میں داخلہ کے لئے کوٹہ سسٹم ختم کر دیا جائے۔ معذور افراد اور اساتذہ کے بچوں کے سوا کوٹے کا کوئی جواز نہیں۔ فوج کے لئے کوٹہ بھی غلط ہے۔

○ صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ بھارتی حکمران اقوام متحدہ کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ پاکستان میں کوئی بھی حکومت ہو مسئلہ کشمیر نظر انداز نہیں کر سکتی۔

○ لاہور ہائی کورٹ کو بتایا گیا ہے کہ واپڈا اپنے ملازمین اور افسروں کو ایک سو سے لیکر 13 سو یونٹوں تک ماہانہ مفت بجلی فراہم کرتا ہے۔ دوسرے سرکاری محکمے بھی اپنے ملازمین کو سہولتیں فراہم کرتے ہیں۔ گریڈ 21 تک 100 سے لے کر 1300 یونٹ دیئے جاتے ہیں۔

○ سرحد اسمبلی میں حکومت کو شکست' اپوزیشن کی قرارداد پاس ہو گئی۔ قرارداد بجلی کے نرخوں میں سرچارج اور اضافی سرچارج شامل کرنے سے متعلق تھی۔

○ پونچھ سیکٹر میں بھارتی فوج کی فائرنگ کا پاک فوج نے منہ توڑ جواب دیا ہے۔ بھارتی فائرنگ سے ایک مسافر شہید ہو گیا تھا۔ علاقے میں ٹریفک معطل اور کاروبار بند کر دئے گئے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ملک دشمن ایجنٹ حرکت میں آچکے ہیں۔ حکومت ملک کو اقتصادی بحران سے نکالنے کے لئے بھرپور جدوجہد کر رہی ہے۔ ہمیں ماضی کے حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کا تدارک کرنا ہے۔ ہم بیمار صنعتوں کی بحالی کے لئے کوشاں ہیں۔

○ سربیا کے صوبے کسووا میں سرکاری فوج اور پولیس نے صوبے کی خود مختاری کا مطالبہ کرنے والوں کے خلاف بڑے پیمانے پر کارروائی شروع کر دی ہے۔ فوج اور پولیس نے بموں اور گولیوں کی بارش کر دی۔ جس سے کئی عمارتیں تباہ ہو گئیں اور آگ لگ گئی۔ حکومت نے ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کو علاقے میں جانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔

○ آئی۔ ایم۔ ایف نے انڈونیشیا کے لئے قرضے کی دوسری قسط روک لی ہے۔ آئی۔ ایم۔ ایف نے کہا ہے کہ انڈونیشیا کی حکومت نے ہماری ہدایات پر عمل نہیں کیا ہے جس کی وجہ سے یہ اقدام کیا گیا ہے۔

○ الجزائر میں 24 گھنٹوں کے درمیان دو اندھی عورتوں سمیت مزید 32 افراد قتل کر دئے گئے ہیں۔

○ افغانستان کے ترجمان نے کہا ہے کہ خواتین کا جتنا افغانستان میں احترام ہوتا ہے۔ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ترجمان نے کہا کہ مغربی طاقتیں اسلام دشمنی کی بناء پر طالبان حکومت کے خلاف بے بنیاد پراپیگنڈہ کر رہی ہیں۔

○ بھارتی وزیر دفاع کے سائنسی مشیر ڈاکٹر عبدالکلام نے کہا ہے کہ صدی کے آخر تک بھارتی فوج کو ملکی میزائلوں سے لیس کر دیا جائے گا۔ ملک کے اندر تیار کردہ میزائل تینوں مسلح افواج کو دے دئے جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ بھارتی سائنس دان ایسا "ہائڈروطیارہ" بنانا بھی شروع کر رہے ہیں جس سے سیارے کو بھی مدار میں چھوڑنے کا کام لیا جا سکے گا۔

○ ہندوستان میں حکومت بنانے کے سلسلے میں کانگریس پارٹی نے اپنی شکست تسلیم کر لی ہے۔ متحدہ محاذ کے ساتھ اتحاد نہ ہونے کے باعث کانگریس کی طرف سے حکومت بنانے کے امکانات بہت کم ہو گئے ہیں۔ البتہ بی۔ جے۔ پی کے حکومت بنائے جانے کے امکانات روشن ہو گئے ہیں۔ متحدہ محاذ نے کانگریس کے ساتھ مل کر حکومت بنانے سے انکار کر دیا ہے۔

○ فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے عمل میں تعطل دور کرنے کے لئے فوری طور پر عرب سربراہ کانفرنس بلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اسرائیل نے حقیقت پسندانہ رویہ اختیار نہ کیا تو علاقے کی صورت حال انتہائی سنگین ہو جائے گی۔

○ امریکہ نے روس کو اربوں ڈالر کے سٹیلائٹ داغنے کے کاروبار کی پیش کش کر دی ہے۔ جس کے بدلہ میں روس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ حکومت ایران کو میزائل فراہم نہ کرے اور اسے زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائلوں کی تیاری میں مدد نہ دے۔ امریکہ نے کہا کہ اگر روس تعاون کرے تو اسے اس کاروبار میں وسعت دینے کا موقع دیا جائے گا۔

○ خلیج تعاون کونسل نے عراق سے کہا ہے کہ وہ ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے سلامتی کونسل کی قراردادوں پر عمل کرے۔ کونسل نے جنگ کا خطرہ ٹل جانے پر اطمینان کا اظہار کیا۔

فینسی گولڈ سمتھ
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212868 رہائش 212867

برطانیہ میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت مکان کرایہ پر لینے کے لئے اور ہر قسم کے سفر کے انتظامات کے لئے رابطہ کریں۔
Oak Tree Business Management
Business and Management Consultants
249 Merton Road, London
S.W.18, 5E.B. Ph.3335670

1964 سے میاں نسیم احمد طاہر کی معروف دوکان
آپکی خدمت میں مصروف
• ہم ہر ماہ زیورات کے نت نئے ڈیزائن متعارف کرواتے ہیں • 23K اور 22K سونے کے زیورات تیار کئے جاتے ہیں • زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں کی جاتی
اقصیٰ روڈ ربوہ
نسیم جیولرز
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر دوکان 212837-04524
میاں فرید یوسف رہائش 212175-04524

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور باحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اسٹیٹ ایجنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212508